وَاعِظُ الجُمُعَہ

اعتکاف

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

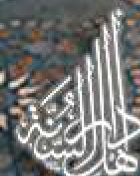
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

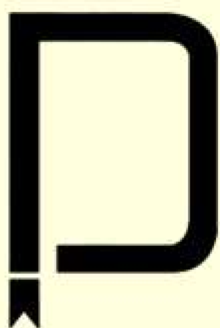
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد عثمان اختر القادری



www.facebook.com/darahlesunnat



دار أهل السنة

لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر



IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظہ الجمعہ

اعتکاف

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد عثمان اختر القادری



 https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اعتکاف

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتمِ الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اعتکاف کی تاریخ

حضراتِ گرامی قدر! سابقہ امتوں میں بھی اعتکاف کی عبادت موجود تھی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾[1] "ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسماعیل کو کہ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع وسجود والوں کے لیے میرا گھر خوب ستھرا کرو!"۔

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱۸۷.

اعتکاف کا معنی و مفہوم

عزیزانِ محترم! یوں تو رمضان المبارک کا پورا مہینہ ہی رَحمتیں برکتیں سمیٹنے کا مہینہ ہے، مگر اس کے آخری دن پہلے بیس ۲۰ دنوں سے زیادہ اَہمیّت اور انفرادی شان رکھتے ہیں، ان میں شبِ قدر کو پانے کے لیے اہلِ ایمان اعتکاف بھی کرتے ہیں، اِعتکاف کے لُغوی معنی ہیں دھرنا دینا، مطلب یہ کہ معتکِف اللہ تعالی کی بارگاہ میں عبادت پر کمربستہ ہوکر مسجد میں بیٹھ جاتا ہے، اس کی یہی آرزُو ہوتی ہے کہ کسی طرح پروردگارِ عالَم عَزَّوَجَلَّ مجھ سے راضی ہوجائے، رمضان المبارک کی بیس ۲۰ تاریخ کا سورج ڈوبتے ہی اِعتکاف کا وقت شروع ہوجائے گا، دنیا کے سارے کاروبار چھوڑ کر رمضان شریف کے آخری دنوں میں اللہ تعالی کے قُرب واطاعت کی غرض سے مَرد حضرات کی مسجد اور خواتین کی اپنے گھروں میں گوشہ نشینی کا نام اِعتکاف ہے۔

اِعتکاف کی تعریف بیان کرتے ہوئے علمائے کرام فرماتے ہیں: "مسجد میں اللہ تعالی کی رضا کے لیے ٹھہرنا اِعتکاف ہے، اور اس کے لیے مسلمان کا عاقل اور جَنابت وحیض ونَفاس سے پاک ہونا شرط ہے، بُلوغت شرط نہیں، بلکہ وہ نابالغ جو نماز و مسجد کے آداب کی سُوجھ بُوجھ رکھتا ہے، اگر بہ نیّتِ اِعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو اُس کا یہ اِعتکاف بھی صحیح ہے۔ علمائے ذی وقار اعتکاف کے بارے میں فرماتے ہیں: اِعتکاف کی تین ۳ قسمیں ہیں: (۱) واجب، (۲) سنتِ مؤکَّدہ اور (۳) مستحب۔ اگر کسی نے اِعتکاف کی نذر ومنت مانی تو اُس پر اِعتکاف واجب ہے، رمضان المبارک میں آخری عشرہ کا

اِعتکاف سنّتِ مؤکّدہ علی الکفایہ ہے۔ واجب اور سنّتِ مؤکّدہ کے علاوہ جو اِعتکاف ہو مستحَب ہے"[1]۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اِعتکاف

برادرانِ اسلام! خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا ہم اَہلِ ایمان پر اِنعام، اِکرام اور کرم بالائے کرم ہے کہ وہ ذاتِ اقدس عزّوجلّ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہمیں خوب نیکیوں اور بھلائیوں کا موقع فراہم کرتا ہے، کہ اس عشرے میں مسلمان طلبِ ثواب، شبِ قدر کی تلاش اور اس کے حصول کے لیے اعتکاف کرتے ہیں، مصطفی جانِ رحمت صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم ہر سال اعتکاف کیا کرتے۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ عزّوجلّ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِه»[2] "نبئ کریم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے، یہاں تک کہ اللہ عزّوجلّ سے جا ملے، پھر آپ کے بعد آپ کی اَزواجِ مطہَّرات اعتکاف کرتیں رہیں"۔

---

(۱) "ردّ المحتار" کتابُ الصَّوم، بابُ الاعتکاف، ٦/ ٤١٢.

(۲) "صحیح مسلم" کتاب الاعتکاف، ر: ٢٧٨٤، صـ٤٨٣.

اِعتکاف کی فضیلت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! رَحمتِ کونَین ﷺ خود اِعتکاف کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے، کہ جو اَہلِ ایمان رمَضان کریم کے آخری عشرہ کا اِعتکاف کرتے ہیں انہیں دو ۲ حج اور دو ۲ عُمروں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: «مَنِ اعْتَكَفَ عَشْراً فِيْ رَمَضَانَ، كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ»[1] "جس نے رمَضان میں دس ۱۰ دن اِعتکاف کیا، وہ اَیسا ہے جیسے اس نے دو ۲ حج اور دو ۲ عُمرے کیے"۔

اعتکاف کا فائدہ

میرے بھائیو! جو شخص اِعتکاف کرے وہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اُسے کثیر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: «هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ، وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا»[2] "معتکف گناہوں سے باز رہتا ہے، اور تمام تر نیک کام کر ڈالنے والے کی طرح اُسے نیکیاں ملتی ہیں"۔

---

(۱) "شعب الإيمان" بابُ في الاعتكاف، ر: ٣٩٦٦، ٣/ ١٤٤٥.

(٢) "سُنن ابن ماجه" كتابُ الصِّيام، ر: ١٧٨١، صـ٢٩٧.

اِعتکاف کے چند مسائل

جانِ برادر! اِعتکاف کا سارا عشرہ رَحمتیں برکتیں سمیٹنے، نیکیوں، بھلائیوں، تلاوتِ قرآن، فرائض ونوافل، صدَقات وخیرات اور تراویح، تہجد اور دیگر اَعمالِ صالحہ کی کثرت کا عشرہ ہے۔ شبِ قدر پانے کے لیے اس عشرے میں اِعتکاف کیا جاتا ہے، لہذا اس کے مسائل واَحکام سیکھنا بھی معتکِف حضرات پر لازم ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ﴾[1] "جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو تو عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ"۔ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "اس میں اس بات کا بیان ہے کہ اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس وکنار حرام ہے، اور مَردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے"[2]۔

حضراتِ محترم! اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں: «السُّنَّةُ عَلَى الْـمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضاً، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِـمَا لَا بُدَّ مِنْهُ، ولا اعتكافَ إلّا بِصَوْمٍ»[3] "معتکف کے لیے صحیح طریقہ یہ ہے، کہ وہ نہ

---

(١) پ٢، البقرة: ١٨٧.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢، البقرۃ، زیرِ آیت: ١٨٧، ص٥٦ ملتقطاً۔

(٣) "سنن أبي داود" باب المعتكف يعود المريض، ر: ٢٤٧٣، صـ٣٥٨.

کسی مریض کی عِیادت کو جائے، نہ کسی جنازے میں شرکت کرے، نہ کسی عورت کو چُھوئے، نہ اُس کے ساتھ مِلاپ کرے، نہ ہی ناگُزیر ضروریات کے سوا کسی کے لیے باہر نکلے، اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہیں"۔

اعتکاف کی افضلیت بیان کرتے ہوئے علمائے کرام فرماتے ہیں: "اِعتکاف کے لیے سب سے افضل مقام مسجدِ حرام ہے، پھر مسجدِ نبوی، پھر مسجدِ اقصیٰ یعنی بیت المقدس، پھر اس جگہ جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔ عَورت کا مسجد میں اِعتکاف مکروہ ہے، بلکہ وہ گھر میں ہی ایک جگہ مقرّر کرکے وہاں اِعتکاف کرے"[1]۔

"بالغ ہونا اعتکاف کے لیے شرط نہیں بلکہ ایسا نابالغ جو تمیز اور اچھے برے کا شعور رکھتا ہے اگر اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ٹھہرے تو اسکا اعتکاف صحیح ہے"[2]۔

اعتکاف کا وقت بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جو اِعتکاف کرنا چاہتا ہو وہ "بیسوَیں ۲۰ روزہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے بنیّتِ اِعتکاف مسجد میں حاضر ہو، اور تیس ۳۰ کے غروب، یا انتیس ۲۹ کو عید کا چاند ہونے کے بعد وہاں سے باہر آئے، اگر بیس ۲۰ تاریخ کو بعد نمازِ مغرب اِعتکاف کی نیّت کی تو یہ اِعتکافِ سنّتِ مؤکّدہ ادا نہ ہو گا۔ رمَضان کا اِعتکاف سنّتِ کِفایہ ہے، کہ

---

(۱) "الفتاوى الهندية" كتابُ الصَّوم، البابُ السابع في الاعتكاف، ١/ ٢١١.

(۲) "ردّ المحتار" كتابُ الصَّوم، بابُ الاعتكاف، ٦/ ٤٠٩.

اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا، اور پورے شہر میں کسی ایک نے کر لیا تو سب بریُ الذِمّہ ہوگئے"[1]۔

"سنّت اعتکاف یعنی رمضان شریف کی آخری دس ۱۰ دنوں میں جو کیا جاتا ہے، اُس میں روزہ شرط ہے، لہٰذا اگر کسی مریض یا مسافر نے اعتکاف تو کیا، اور روزہ نہ رکھا، تو سنّت ادا نہ ہوئی، بلکہ نفل ہوا"[2]۔

بلا عذر معتکف کو مسجد سے باہر جانا ٹھیک نہیں، اس طرح اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، علّامہ حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "اِعتکافِ واجب میں معتکِف کو مسجد سے بلا عُذر نکلنا حرام ہے، اگر نکلا تو اُس کا اِعتکاف ٹوٹ جائے گا اگرچہ بھول کر نکلا ہو، یونہی اِعتکافِ سنّت بھی بلا عُذر مسجد سے باہر نکلنے پر ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح عَورت بھی اِعتکافِ واجب و مسنون میں بلا عُذر نہیں نکل سکتی"[3]، اگر کسی عذر کی وجہ سے باہر جانا ہو تو اس میں بھی احتیاط ضروری ہے، علمائے کرام فرماتے ہیں: "اگر کوئی قضائے حاجت کے لیے باہر گیا تھا، اور کسی نے اسے باہر روک لیا تو اِعتکاف ٹوٹ گیا"[4]۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" اِعتکاف کا بیان، حصّہ پنجم، ۱/۱۰۲۱۔

(۲) "ردّ المحتار" كتابُ الصَّوم، بابُ الاعتكاف، ٦/ ٤١٥.

(۳) "ردّ المحتار" كتابُ الصَّوم، بابُ الاعتكاف، ٦/ ٤١٢.

(۴) "الفتاوى الهندية" كتابُ الصَّوم، البابُ السابع في الاعتكاف، ١/ ٢١٢.

علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لکھا کہ "معتکِف مسجد ہی میں کھائے پیے اور سوئے، ان اُمور کے لیے مسجد سے باہر گیا تو اِعتکاف ٹوٹ جائے گا"(۱)۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ "معتکِف نے دن میں بھول کر کھا لیا، تو اعتکاف فاسد نہ ہوا، گالی گلوچ یا جھگڑنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا، مگر بے نور وبے برکت ہوجاتا ہے"(۲)۔

معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو ۲ عذر ہیں، جن سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا:

ایک: حاجتِ طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے: پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل۔ اگر مسجد میں وضو وغسل کے لیے جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اب اجازت نہیں۔ **دوسرا:** حاجتِ شرعی مثلاً: نمازِ جمعہ کے لیے جانا (جبکہ اس مسجد میں جہاں اعتکاف کیا، جمعہ نہ ہوتا ہو)، یا اذان کہنے کے لیے (خارجِ مسجد) جانا، جبکہ (وہاں) جانے کے لیے باہر ہی سے راستہ ہو، اور اگر اس کا راستہ اندر سے ہو، تو غیرِ مؤذّن بھی جاسکتا ہے مؤذّن کی تخصیص نہیں(۳)۔

"بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے، اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح (جائز) بات بھی معتکف کو مکروہ ہے مگر ضرورت کے وقت، اور بے

---

(۱) "ردّ المحتار" كتابُ الصَّوم، بابُ الاعتكاف، ٦/ ٤٣٥.

(۲) "الفتاوى الهندية" كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ١/ ٢١٣.

(۳) "ردّ المحتار" كتابُ الصَّوم، بابُ الاعتكاف، ٦/ ٤٢٣-٤٢٧ بتصرّف.

ضرورت مسجد میں مباح کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ معتکف قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف کی قراءت اور درود شریف کی کثرت، علمِ دین کا درس و تدریس، نبیِّ رحمت ﷺ و دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سِیر و اذکار اور اولیاء و صالحین کی حکایات اور امورِ دین کی کتابت کرے"[1]۔ لہذا جو بھی اعتکاف کرے اسے اعتکاف کے مسائل پہلے ہی سیکھ لینا لازم ہیں؛ تاکہ اس کا اعتکاف شریعتِ مطہرہ کے مطابق ہو۔

دعا

اے اللہ! اعتکاف کا ارادہ رکھنے والوں کو، اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق مرحمت فرما، انہیں اس کی برکتوں سے مالامال فرما، انہیں اور ہم سب کو مساجد کا خوب ادب واحترام کرنے کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ اپنی سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیَرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما، اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے

---

(١) "الدرّ المختار" کتابُ الصَّوم، بابُ الاعتکاف، ٦/ ٤٣٩، ٤٤٠.

کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطافرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطافرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، ان کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطافرما، ہمیں دنیاوآخرت میں بھلائیاں عطافرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.